© rasailojaraid.com

وحی کی حقیقت اور اہمیت

(اسلامی اور استشراقی افکار کا تحقیقی مطالعہ)

سید حسنین عباس گردیزی

باب اول
وحی کا مفہوم

فصل اول

وحی کا لغوی مفہوم

کسی بھی لفظ کے حقیقی مفہوم سے آگاہی کے لئے اس کے لغوی معنی کا جاننا نہایت ضروری ہے۔ لغوی مفہوم جاننے کے لئے اہل لغت اور عربی زبان کے ماہرین کے اقوال کی طرف رجوع کرنا پڑے گا۔ اس امر کے لئے ہم لغویوں کے مختلف اقوال کو یہاں نقل کرتے ہیں اور ان اقوال کی روشنی میں ہم وحی کے لغوی مفہوم کی جستجو کریں گے۔

خلیل بن احمد لکھتے ہیں :

وحی یحی وحیا، ای کتب یکتب کتبا

قال العجاج: لقد کان وحاه الواحی

وقال: فی سورة من ربنا موحیه و أوحی الله الیه ای بعثه و اوحی الیه: ألهمه و قوله عزوجل: واوحی ربك الی النحل، ای ألهمها. واوحی لها معناه:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

واوحی الیها فی معنی الامر. قال الله عزوجل "بان ربك اوحی لها"

قال العجاج: وحی لها القرار فاستنفرت

آراد: أوحی الیها' الا ان لغته: وحی' فاذالم یذکر (لها) قال أوحی و زکریا اوحی قومه' ای اشار الیهم. والایحاء الاشارة

قال: فأوحت الیها والانامل رسلها

والوحی: السرعة(۱)

خلیل نے اپنے اس بیان میں وحی کے چھ معانی بیان کئے ہیں۔

۱۔کتابت ۲۔بعثت ۳۔الہام ۴۔امر ۵۔اشارہ ۶۔سرعت

پہلے معانی پر عجاج کے شعر سے استناد کیا ہے، تیسرے' چوتھے اور پانچویں معنی پر قرآن سے شاہد پیش کیا ہے۔

ابن فارس کہتے ہیں:

الواو والحاء والحرف المعتل: اصل یدل علی القاء علم فی اخفاء اوغیره الی غیرك. فالوحی الاشاره' والوحی: الکتاب والرسالة' وکل ما القیته الی غیرك حتیٰ علمه فهووحی کیف کان واوحی الله تعالیٰ ووحی' قال: وحی لها القرار فاستنفرت وکل ما فی باب الوحی فراجع الی هذا الاصل الذی ذکرناه. والوحی: السریع (۲)

ابن فارس نے کلمہ وحی کی اصل بیان کی ہے کہ وحی اصل میں علم کا خفیہ طریقے سے القاء ہے۔اس کے بعد وحی کے تین معانی بتائے۔اس کے بعد وحی کے معنی میں وسعت پیدا کرتے ہوئے کہا کہ ہر چیز جو غیر کی طرف القاء کی جائے۔ یہاں تک کہ وہ سمجھ جائے' وہ جس ذریعے سے بھی ہو' وہ وحی ہے اور وحی کے باب میں تمام معنی کی بازگشت اس کی اصل کی طرف ہوتی ہے جس کا ابتداء میں ذکر ہوا ہے۔

المجمل اللغة میں بھی یہی بات درج ہے البتہ اس میں وحی کی اصل بیان نہیں کی جس کا ذکر انھوں نے مقائیس اللغۃ میں کیا ہے۔جوھری الصحاح میں وحی کا لغوی مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

الوحی: الکتاب' وجمعه وحی' مثل حلی وحلی. قال لبید:

کما ضمن الوحی سلامها

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

والوحی ایضا: الاشارۃ، والکتابۃ، والرسالۃ، والالھام، والکلام الخفی، وکل ما القیته الی غیرك. یقال: وحیت الیه الکلام و أوحیت، وهو ان تکلمه بکلام تخفیه

قال العجاج: وحی لها القرار فاستقرت

ویروی: "أوحی لها" ووحی و أوحی ایضا، ای کتب

وقال: لقدر کان وحاہ الواحی۔

واوحی الله الی انبیائه. واوحی، ای اشار

قال تعالیٰ: فأوحی الیهم ان سبحوا بکرۃ وعشیا ووحیت الیه بخبر کذا، ای اشرت و صدوت به رویدا والوحی، مثال الوغی: الصوت (٤)

جوہری نے وحی کا اسمی معنی "الکتاب" کیا ہے۔ مصدری معانی 'اشارہ 'کتابت' رسالت' الہام 'خفیہ کلام بیان کیے ہیں۔ بطور کلی یہ کہتے ہیں کہ جو بھی چیز تم دوسرے کو القاء کرواسے یہ کہا جاتا ہے کہ میں نے اس کی طرف کلام وحی کیا اور یہ کلام تم نے "مخفی طور پر اس سے کیا۔ یعنی جو کلام یا پیام دوسروں سے پوشیدہ کسی کی طرف القاء کیا جائے اسے وحی کہتے ہیں۔

اسی طرح کی بات ابوالحسن علی بن اسماعیل المعروف ابن سیدہ نے بھی کہی ہے:

" الوحی بالقول" ابو عبیدہ: وحیت الیه بالشئی وحیا و أوحیت... وهو ان تکلمه بکلام یفهمه عنك و یخفی علی غیرہ (٥)

اساس البلاغۃ میں مذکور ہے:

أوحی الیه و أومی بمعنی، و وحیت الیه و أوحیت اذا کلمته بما تخفیه عن غیرہ وأوحی الله الی انبیائه. (واوحی ربك الی النحل)

ووحی وحیا: کتب. قال رؤبة.

لقد کان وحاہ الوحی

ویقال: الوحا الوحا الوحاك الوحاك:

فی الاستعجال، وتوحی: أسرع (٦)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

زمخشری، اوحی اور أدمی کا ایک معنی ذکر کرتے ہیں اور وحی کا معنی دوسروں سے مخفی اور پوشیدہ کلام کرنا بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح وحی کا ایک معنی کتابت یعنی لکھنا بھی ذکر کرتے ہیں۔

ابن منظور لسان العرب میں لکھتے ہیں :

الوحی: الاشارة والکتابة والرسالة والالهام والکلام الخفی وکل ماالقیته الی غیرک یقال: وحیت الیه الکلام و أوحیت. ووحی وحیا واوحی ایضاً ای کتب'

قال العجاج حتی نحاهم جدنا والناحی

لقدر کان وحاه الواحی بثر مدا جهرة الفضاح

والوحی: المکتو ب والکتاب ایضاً' وعلیٰ' ذلک جمعوا فقالوا وحی مثل حلی وحلی

قال لبید: فمدا فع الریان عری رسمهاخلقا' کما ضمن الوحی سلامها

اراد ما یکتب فی الحجارة ویتفش علیها

وفی حدیث الحرث الاعور: قال علقمة قرأت القرآن فی سنتین' فقال الحرث: القرآن هین' الوحی اشد منه' اراد بالقرآن القرآء ة وبالوحی الکتابه والخط

و اوحی الیه: بعثه' وأوحی الیه: الهمه وفی التنزیل العزیز: واوحی ربك الی النحل و فیه بان ربك اوحی لها' ای الیها' فمعنی هذا امرها

ووحی الیه واوحی: کلمه بکلام تخفیه من غیره' ووحی الیه واوحی أوما وفی التنزیل العزیز: فأوحی الیهم ان سبحوا بکرة و عشیاء" وقال:

فأوحت الینا والانامل رسلها

وقال الفراء فی قوله' فاوحی الیهم: ای اشار الیهم' قال: العرب تفول اوحی ووحی و أومی وومی بمعنی واحد، والوحی ما یوحیه الله الی انبیائه (۷)

اس کے بعد وہ مختلف آیات کے ذیل میں مختلف لغویوں کے اقوال ذکر کرتے ہیں کہ ان آیات میں مادہ وحی کن معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

راغب اصفہانی مفردات میں بیان کرتے ہیں : ا صل الوحی الاشارة السریعة، ولتضمن السرعة قیل " امر وحی" وقد یکون بالکلام علی سبیل الرمز والتعریض وقد یکون بصوت مجرد عن الترکیب و باشارة ببعض الجوارح، وبالکتابة. وقد حمل علیٰ ذالک قوله تعالی عن زکریا " فخرج علیٰ قومه من المحراب فاوحی الیهم ان سبحوا بکرة وعشیا (۸)

راغب کے مطابق وحی کی اصل سریع اشارہ ہے اور چونکہ اس میں سرعت پائی جاتی ہے اس لئے اسے امر وحی کہتے ہیں۔ اسی طرح وہ لکھتے ہیں :

ویقال للکلمة الالهیة التی تلقی، الی انبیائه واولیائه وحی. وذالک أضرب

یہاں پر انہوں نے وحی انبیاء اور اولیائے الٰہی کے الہام کو یکجا بیان کیا ہے۔ وحی کی اقسام بیان کرتے ہیں۔

والوحی اضرب: اما برسول مشاهد تری ذاته و یسمع کلامه کتبلیغ جبرئیل علیه السلام للنبی فی صورة معینه، و اما بسماع کلام من غیره معانیة کسماع موسیٰ و اما بالقاء فی الروع کما ذکر علیه السلام: " ان روح القدس نفث فی روعی" واما بالهام نحو " واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضیعه واما بتسخیر نحو " واوحی ربك الی النحل او بمنام" فالوحی عام فی جمیع انواعه (۹)

الفیومی اپنی کتاب مصباح المنیر میں وحی کے لغوی معانی ذکر کرتے ہیں :

الوحی: الاشارة والرسالة والکتابة. وهو مصدر وحی الیه یحی من باب وعد و اوحی الیه مثله، وجمعه وحی علی فعول. وبعض العرب یقول: وحیت الیه و اوحیت الیه وله، ثم غلب استعمال الوحی فیما یلقی الی انبیاء من عند الله تعالیٰ و لغة القرآن الفاشیه: اوحی . والوحی: السرعة یمد و یقصر و موت وحی. سریع و زنا ومعنی. و زکاة وحیه ای سریعة. و یقال: وحیت الذبیعة احیها من باب وعد: ذبحتها ذبحا وحیا (۱۰)

ان کے قول کے مطابق "الوحی" "وحی۔ یحی" کا مصدر ہے۔ باب افعال میں بھی استعمال ہوا ہے اسی طرح یہ لازم اور متعدی کے طور پر بھی استعمال ہوا ہے اور الوحی سرعت کے معنی میں آتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تاج العروس کے مصنف لکھتے ہیں: (الوحی. الاشارۃ) یقال وحیت لك بخبرا کذا ای اشرت و صوت به رویدا نقله الجوهری. والکتابة.(المکتوب) وفی الصحاح الکتاب والوحی (الرسالة)ایضاً(الالهام والکلام الخفی وکل ما القیته الی غیرك) یقال وحیت الیه الکلام وهوا ان تکلمه بکلام تخفیه

وقال الحرالی هوا القاء المعنی فی النفس فی خفاء (و اوحی الیه بعثه) ومنه الوحی الی الانبیاء علیهم السلام (۱۱)

فیروزآبادی القاموس المحیط میں لکھتے ہیں:

الوحی: الاشارۃ والکتابة والمکتوب والرسالة والالهام والکلام الخفی وکل ما القیته الی غیرك الصوت یکون فی الناس و غیرهم کالوحی والوحاۃ ج وحی و أوحی الیه بعثه والهمه و نفسه وقع فیها خوف والوحی السید الکبیر والنار والملك والعجلة و الاسراع ویمد ووحی توحی أسرع وشیئی وحی عجل مسرع واستوحاہ حرکه و رعاہ لیرسله واستفهمه ووحاہ توحیة عجله (۱۲)

انہوں نے اپنے اس بیان میں وحی کے متعدد معانی بیان کئے ہیں۔ انہی معانی کے ضمن میں سرعت بھی وحی کے مطلب کا ایک جزبیان ہوا ہے۔

معجم الوسیط میں مذکور ہے: وحی الیه' وله یحی وحیا:

اشار وأوما. وکلمه بکلام یخفی علی غیرہ. وکتب الیه. وامرہ. والله الیه أرسل. والهمه' وسخرہ'و القوم' وحی: صاحوا وفلان الکلام الی فلان' وحیا: القاہ الیه. و. الکتاب: کتبه. و الذبیحة ذبحها ذبحا و حیا: سریعا.

اس کے بعد اوحی کے متعلق بیان کیا گیا ہے:

أوحی الیه' وله اشار و أوما.و فی التنزیل (فأوحی الیهم ان سبحوا بکرۃ وعشیا) وکلمه بکلام یخفی علی غیرہ وکتب الیه. و امرہ. وبعثه . والله الیه: أرسل و الهمه. و فی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

التنزیل العزیز :(واوحی ربك الی ان اتخذی من الجبال بیوتا)

الوحی: کل ما القیته الی غیرك لیعلمه. وما یوحیه الله انبیائه الصوت یکون فی الناس و غیرهم والکتاب' و. المکتوب: و الکتبابة والخط وحی (۱۳)

معجم القرآن میں عبدالرؤف مصری وحی کے معنی کے ذیل میں لغویوں نے وحی کے جو معانی بیان کئے ہیں انہیں حاشیے میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

وقد ذکر اللغویون لکلمة الوحی معانی کثیره' وهی الاشاره' والکتابة' والرسالة ' والالهام' والکلام الخفی' والمکتوب ' والامر' وکل ما القیته الی غیرك و التسخیر والرؤیا الصادقه' والصوت' تکون فی الناس و غیرهم

ثم قالوا. ان الوحی قصر علی الالهام و غلب استعماله فیما یلقی من الله تعالیٰ الی الانبیاء (کما فی لا مصباح المنیر) والی الانبیاء والاولیاء (کما فی مفردات الاصفهانی)(۱٤)

سعید الخوری "اقرب الموارد" میں بیان کرتے ہیں : وحی الیه ض یحی وحیا اشار و. الکتاب: کتبه و . الیه : ارسل الیه ورسولاً و . الله فی قلبه کذا: الهمه والی فلان الکلام:

کلمه خفیا وفی الاساس " وحیت الیه و اوحیت اذا کلمته بما تخفیه عن غیره " و فی المصباح " و بعض العرب یقول و حیت الیه ووحیت له.و اوحیت الیه وله"...

اوحی الیه ایحاءَ: بعثه وبکذا: الهمه به' و ... نفسه وقع فیها خوف الواحی اسم فاعل ج واجون ووحاة

الوحی بالفتح: مصدر و. المکتوب' و. الرسالة' و. کل ما القیته الی غیرك لیعلمه کیف کان ثم غلب الوحی فی ما یلقی الی الانبیاء من عندالله تعالیٰ وقیل الوحی اعلام فی خفاء و قد یطلق و یراد به اسم المفعول منه ای الموحی. و. شرعاً: کلام الله تعالیٰ المنزل علی نبی من انبیائه

الوحی ایضا والوحی. الصوت یکون فی الناس و غیر هم ج وحی (۱۵)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انہوں نے وحی یعنی فعل ثلاثی مجرد اور اوحی یعنی فعل ثلاثی مزید فیہ کے جدا جدا معانی بیان کیے ہیں۔ اسی طرح اسم فاعل اور مفعول کے بھی علیحدہ معانی ذکر کیے ہیں اور الوحی یعنی مصدر کے بھی معانی بتائے ہیں۔ نیز وحی کے شرعی معنی بیان کیے ہیں۔

فرید وجدی کا قول بھی یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

وحی الیه یحی وحیا ومثله و اوحی ای الهمه فی قلبه او بواسطة الملك كما یحصل من الله الانبیاء و یستعمل بین الناس و یکون معناه کلمة فی خفاء

" الوحی" کل ما القیته الی غیرك وما نزل من لدن الله علی انبیاء(۱۶)

ان کے بقول وحی اور اوحی کے معنوں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ ایک دوسرے کی مثل ہیں اور ان کے نزدیک وحی کا لغوی معنی خفیہ اعلام اور القاء ہے۔ جیسا کہ وہ لکھتے ہیں : **"الوحی" قد علمنا ان الوحی لغة هوا الاعلام فی خفاء**

قاموس قرآن کے مصنف وحی کے لغوی معنی یوں بیان کرتے ہیں :

وحی: وحی دراصل بمعنی اشاره سریع است و باعتبار سرعت گفته اند " امر وحی " یعنی کار سریع (راغب) فیومی در مصباح گفته وحی بمعنی اشاره و رسالت و کتابت است وهر آنچه بدیگری القاء کنی تا بفهمند وحی است

طبرسی فرموده: ایحاء القاء معنی است بطور مخفی و نیز معنی الهام و اشاره است ناگفته نماند: جامع تمام معانی تفهیم خفی است و اگر وحی وایحا را تفهیم خفی و کلام خفی معنی کنیم جامع تمام معانی خواهد بود(۱۷)

سید علی اکبر قریشی نے پہلے راغب اور فیومی کی آراء کو نقل کیا ہے اس کے بعد طبرسی کی رائے کو نقل کیا ہے کہ "وحی" مخفی طور پر مطلب کا القاء کرنا ہے۔ بعد میں اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ وحی کے تمام معانی کا جامع "خفیہ طریقے سے مطلب پہنچانا" ہے اور اگر ہم وحی وایحاء کا مخفی تفہیم معنی کریں تو یہ تمام معانی کا جامع ہوگا۔

معاصر محقق حسن مصطفوی کلمہ وحی کے بارے میں اپنی رائے بیان کرتے ہیں :

ان الاصل الواحد فی المادة: هو القاء امر فی باطن غیره، سوا کان الالقاء بالتکوین او بایراد

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

فی القلب، وسوا کان الامر علما او ایمانا او نوراً و سوسة او غیرھا، وسواء کان انساناً او ملکا او غیرھما، وسوا کان بواسطة او بغیر واسطة ویفید العلم والیقین (۱۸)

حسن مصطفوی کی نظر میں مادہ وحی کی اصل دوسرے کے باطن میں کوئی چیز القاء کرنا ہے۔ یعنی کسی کے دل میں کوئی چیز ڈال دینا۔ اب یہ القاء تکوینی ہو یا غیر تکوینی اور وہ چیز علم ہو یا ایمان ہو اسی طرح وہ وسوسہ بھی ہو سکتا ہے اسی طرح جس کی طرف القاء ہو رہا ہو وہ انسان ہو یا فرشتہ ہو یا ان دونوں کے علاوہ، اس القاء میں واسطہ ہو یا بغیر واسطے کے ہو۔

انہوں نے ایک اصلی معنی بتا کر اسے دیگر معانی پر منطبق کرنے کی کوشش کی ہے اور وحی کے مختلف استعمالات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔

اہل لغت کے اقوال سے درج ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

۱۔ لغت عرب میں لفظ "الوحی" اسمی اور مصدری دونوں معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ اگرچہ لغت کی اکثر معتبر کتب نے وحی کے مصدری معنا کو بیان کیا ہے۔ لیکن بعض اہل لغت نے اس کا اسمی معنی بھی ذکر کیا ہے۔ ان کے اقوال کے مطابق وحی کا اسمی معنی "الکتاب" مخفی کلام اور اسم مفعولی معنی "مکتوب" ہے۔

عربی لغت کے ماہرین میں جوہری پہلے لغوی ہیں جنہوں نے پہلے اس کے اسمی معنی کو ذکر کیا ہے پھر مصدری معنی کو بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں: **الوحی: الکتاب و جمعه وحی، مثل حلی وحلی (۱۹)**

ابن فارس لکھتے ہیں: **الوحی: الکتاب (۲۰)**

ان کے بعد ابن منظور نے اس کے اسمی معنی کو بیان کیا ہے۔ وہ اس کے مصدری معانی کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں: **والوحی: المکتوب و الکتاب ایضاً (۲۱)**

فیروز آبادی لفظ وحی کے مصدری معانی کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: **الوحی: المکتوب (۲۲)**

مفسرین میں سے فخر الدین رازی نے اس مطلب کی تصریح کی ہے وہ "ان ھوالاوحی یوحی" کی آیت مبارکہ کے ذیل میں لکھتے ہیں: **الوحی اسم او مصدر، نقول یحتمل الوجھین، فان الوحی اسم معناہ الکتاب و مصدر و له معان (۲۳)**

۲۔ آئمہ لغت کے اقوال میں اس امر پر اتفاق ہے کہ "وحی" جو "وحی۔یحی" کا مصدر ہے اور "ایحاء" جو "اوحی یوحی" کا مصدر ہے، دونوں کا ایک ہی معنی ہے اگرچہ ان کے ابواب مختلف ہیں لیکن معانی کے لحاظ سے دونوں

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک ہیں۔

ابن خالویہ کہتے ہیں: والعرب تقول: اوحی ووحی بمعنی(۲۴)

ابن اثیر لکھتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ وحیت الکلام و اوحیت(۲۵)

ازھری نقل کرتے ہیں: ابوالھیثم نے کہا ہے کہ یقال وحیت الی فلان اوحی الیہ وحیا

واوحت الیہ اوحی ایحاء: اشرت الیہ اواو مأت (۲۶)

ابن درید کہتے ہیں: ابو زید نے کہا ہے: وحی اوحی بمعنی (۲۷)

زمخشری لکھتے ہیں: وحیت الیہ و اوحیت اذا کلمتہ بما تخفیہ عن غیرہ (۲۸)

لسان العرب میں ہے: ووحی اللہ و اوحی: کلمہ بکلام تخفیہ من غیرہ (۲۹)

اسی طرح معجم الوسیط (۳۰) میں بھی یہی بات بیان کی گئی ہے۔

۳۔ اہل لغت نے "وحی" کے مختلف معانی بیان کیے ہیں:

اشارہ کرنا کتاب، خفیہ کلام، مکتوب، لکھنا (کتابت)، رؤیا صادقہ

پیام بھیجنا، امر کرنا، الہام کرنا، خفیہ طریقے سے دوسرے تک بات پہنچانا

سرعت اور آواز

۴۔ وحی کا اصلی اور جامع معنی

اہل لغت کے نظریے کے مطابق لفظ "وحی" کے تمام معانی اور استعمالات کا جامع معنی "سریع اور مخفی القاء اور تفہیم" ہے جو صرف مخاطب کے لئے مخصوص ہے اور دوسروں سے وہ پوشیدہ اور مخفی ہے۔ یہ جامع معنی وحی کے تمام مصادیق اور استعمالات پر صادق آتا ہے۔

ابن منظور نقل کرتے ہیں کہ ابو اسحاق نے کہا ہے:

واصل الوحی فی اللغۃ کلھا اعلام فی خفاء و لذلک صار الالھام یسمی وحیاً (۳۱)

یعنی ابو اسحاق وحی کا اصلی معنی "مخفی طور پر بات پہنچانا" بیان کرتا ہے اور پھر الہام کو وحی کی ایک قسم یا ذریعہ بتاتا ہے کیونکہ الہام ملھم الیہ کے علاوہ دوسروں کے لئے مخفی ہوتا ہے اس لئے اسے وحی کہا گیا ہے۔

ازھری ابو اسحاق کے اسی قول کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

قلت: وكذلك الاشاره والايماء يسمى وحياً والكتابة تسمى وحياً(۳۲)

یعنی ازھری بھی وحی کے اصلی معنی کو قبول کرتے ہوئے اشارہ اور کتاب کو وحی یا مخفی اعلام کی قسم شمار کرتے ہیں۔

راغب کہتے ہیں :

" اصل الوحی' الاشارة السريعة ولتضمن السرعة قيل امر وحى و ذلك يكون با الكلام على سبيل الرمز و التعويض و قديكون بصورت مجرد عن التركيب و باشارة ببعض الجوارح و بالكتابة (۳۳) "

راغب وحی کا اصلی معنی "سریع اشارہ" ذکر کرتے ہیں جو مذکورہ ذرائع سے انجام پاتا ہے۔

پس یہاں تک اقوال میں وحی کے اصلی معنی میں دو عناصر لازمی طور پر بیان ہوئے ہیں۔

ا۔ خفیہ ہونا ۲۔ سریع ہونا

ابن فارس نے ابتداء میں عام اور جامع مفہوم بیان کیا اور پھر اس عمومی مفہوم کے چند مصادیق ذکر کیے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں :

وحى : اصل يدل على القاء علم فى اخفاء اوغيره' الى غيرك

فالوحى: الاشارة والوحى: الكتاب والرسالة وكل ما القيته الى غيرك حتى علمه فهو وحى كيف كان (۳٤)

آخر میں پھر مذکورہ معنی پر تاکید کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

وكل ما فى باب الوحى فراجع الى هذا الاصل الذى ذكرنا (۳٥)

جوہری نے بھی لفظ وحی کے معانی بیان کرنے کے بعد آخر میں لکھا ہے۔

الوحى.... وكل ما القيته الى غيرك يقال وحيت اليه الكلام و اوحيت وهو ان تكلمه بكلام تخفيه (۳٦)

فیروزآبادی نے وحی کا عمومی معنی بیان کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

الوحى: الاشارة والكتابة والمكتوب والرسالة ولالهام والكلام الخفى وكل ما القيته الى غيرك(۳۷)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

پس ان آراء سے یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ لغوی اعتبار سے ہر قسم کے رمزی اور مخفی القاء اور تفہیم کو وحی کہا جاتا ہے اور یہ امر ان تمام معانی کا جامع اور مشترک ہے جو وحی کے لئے بیان ہوئے ہیں لہذا لفظ وحی کا ان تمام معانی میں استعمال اس کے اصلی معنی کی مناسبت اور اس کی خصوصیات کے پائے جانے کے اعتبار سے ہے نہ یہ کہ ان میں سے ہر ایک وحی کا مستقل معنی ہے۔

وحی کا مذکورہ معنی وحی کے تمام مصادیق اور استعمالات پر صادق آتا ہے خواہ یہ جمادات پر امر تکوینی کا القاء ہو یا حیوانات پر جبلی امر کا القاء ہو' عام انسانوں کے دلوں میں بات ڈالنا ہو' یا اولیائے الٰہی کو الہام کی صورت ہو' پیغمبروں کو شریعت کی تفہیم ہو یا شیطانی وسواس ہوں یا فرشتوں کی طرف سے القاء ہو' خواہ یہ اشارے کے ذریعے ہو یا خفیہ آواز کے ذریعے ہو یا مخفی مکتوب' یہ خواب کی حالت میں ہو یا بیداری کی حالت میں۔ ان سب موارد میں مخفی اور رمزی تفہیم کا معنی موجود ہے۔

حوالہ جات

۱) فراهیدی' خلیل ابن احمد: کتاب العین' دارلجبرة' قم' ج ۳' ص ۳۲۰.

۲) ابن فارس' احمد: معجم مقائیس اللغة' قاهره' ۱۳۶۶ھ' ج ٦' ص ۹۳.

۳) ابن فارس' احمد: " المجمل" بتحقیق محی الدین عبدالحمید' السعادة' قاهره' ج ۳' ص ۹۱۹.

۴) جوهری' اسماعیل بن حماد: الصحاح تاج اللغة وصحاح العربیة' دارلعلم للملایین' بیروت' ج ٦' ص ۲۵۱۹.

۵) ابن سیده' علی بن اسماعیل: المخصص. بولاق ۱۳۱۸ھ' ج ٤' ص ٦۲.

٦) زمخشری' محمود بن عمر: اساس البلاغه' دارالفکر' ص ٤۹٤.

۷) ابن اثیر محمد بن جزری: النهایة فی غریب الحدیث والاثر' المکتبه الاسلامیه' ج۵' ص ۲۹٦

۸) ابن منظور' محمد بن مکرم جمال الدین ابوالفضل: لسان العرب' داراحیاء التراث العربی' ۱٤۰۸ھ' ج ۱۵' ص ۳۷۹.

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۹) راغب اصفہانی، معجم مفردات الفاظ القرآن، دارالفکر للطباعة والنشر، بیروت، ص ۵۱۵.

۱۰) فیوی، احمد بن محمد: المصباح المنیر، مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی، مصر.

۱۱) زبیدی، سید مرتضی: تاج العروس من جواہر القاموس، الخیریة، مصر، ج ۱۰، ص ۳۸۴

۱۲) فیروز آبادی، مجد الدین محمد، القاموس المحیط، مکتبہ النوری، دمشق، ج ۴، ص ۳۹۹.

۱۳) المعجم الوسیط ج ۱، ص۱۰۱۸.

۱۴) عبدالرؤف. معجم القرآن ہو قاموس مفردات القرآن و غریبہ: ج۱، ص ۹۵.

۱۵) سعید الخوری، اقرب الموارد فی فصح العربیة والشوارد، ج ۲، ص ۱۴۳۴.

۱۶) فرید وجدی، محمد: دائرة معارف القرآن الرابع عشر، دارلمعرفة، بیروت، ج ۱۰، ص ۷۰۷.

۱۷) قرشی، علی اکبر: قاموس قرآن، دارالکتب الاسلامیہ تہران، ۱۳۶۴ھ. ش، ج ۷، ص ۱۸۹.

۱۸) مصطفوی حسن: التحقیق فی کلمات القرآن، وزارت فرہنگ ارشاد اسلامی، ۱۳۷۱ھ ش، ج ۱۳، مادہ وحی کے باب میں.

۱۹) الصحاح: ج ۶، ص۲۵۱۹. ۲۰) معجم مقائیس اللغة: ج ۶، ص ۹۳.

۲۱) لسان العرب: ج ۱۵، ص ۳۷۹. ۲۲) القاموس المحیط: ج۴، ص ۳۹۹.

۲۳) فخرالدین الرازی، محمد بن عمر بن الحسن: مفاتیح الغیب فی تفسیر القرآن المعروف بالتفسیر الکبیر. داراحیاء التراث العربی، بیروت، ج ۲۸، ص ۲۸۲.

۲۴) ابن خالویہ، حسین بن احمد: اعراب ثلاثین سورة من القرآن، المکتبة الثقافیة، بیروت ۱۴۰۷ھ ص ۱۵۲.

۲۵) النہایة: ج ۵، ص۱۶۳. ۲۶) تہذیب اللغة، ج ۱، ص ۲۹۶.

۲۷) ابن درید محمد بن حسن، جمہرة اللغة، دارالعلم للملایین،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بیروت ۱۹۸۷ء، ج ۱،ص ۱۷۱.

۲۸) اساس البلاغة: ص ٦٦٨.

۲۹) لسان العرب: ج ۱۵، ص ۳۷۹.

۳۰) المعجم الوسیط: ج ۱، ص ۱۰۱۸.

۳۱) لسان العرب: ج ۱۵، ص ۳۷۹.

۳۲) تهذیب اللغة: ج ٥، ص ۲۹٦.

۳۳) مفردات راغب: ص ٥١٥.

۳۴،۳۵) معجم مقائیس اللغة: ج ٦، ص ۹۳.

۳٦) الصحاح: ج ٦، ص ۲٥١۹.

۳۷) قاموس المحیط: ج ٤، ص ۳۹۹

☆☆☆

سورہ کوثر کی تاثیر

معروف مستشرق ماہر لسانیات ادیب و محقق ڈاکٹر عبدالرحمٰن بارکر (امریکہ) اپنے اسلام لانے کا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں ”خود بخود خیال آیا کہ قرآن حکیم کا مطالعہ کیا جائے۔ سورہ کوثر کھولی اور پڑھنا شروع کیا چھوٹے چھوٹے بول میرے دل میں تیرو نشتر کی طرح پیوست ہوتے چلے گئے۔ ان کے ترنم نے میرے کانوں میں رس گھول دیا معلوم نہیں ان میں کیا جادو تھا کہ میری زبان بے اختیار انہیں دہرانے لگی پڑھتا چلا گیا، میں نے محسوس کیا کہ آب حیات کے قطرے مرجھائے پھولوں کو تازگی اور شگفتگی بخش رہے ہیں۔

(ہم کیوں مسلمان ہوئے ص ۳۷۸)

© rasailojaraid.com